شبِ برأت

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

خاص پندرہ شعبان کی رات عبادت اور صبح کو روزہ رکھنا نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین وائمہ دین سے ثابت نہیں، بلکہ بعض علماء نے اسے بدعت تک قرار دیا ہے، اس رات عبادت کے قائلین کے دلائل کا جائزہ پیشِ خدمت ہے:

دلیل نمبر ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ : أَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ لِّي فَأَغْفِرَ لَهٗ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهٗ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهٗ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا، حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

”پندرہ شعبان کی رات قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو، اس رات اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب کے فوراً بعد آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: کوئی معافی کا طلب گار ہے، میں اسے معاف کر دوں؟ کوئی رزق کا طلب گار ہے، میں اسے رزق عطا کر دوں؟ کوئی بیمار ہے، میں اسے صحت وعافیت سے نواز دوں؟ کوئی ایسا ہے، کوئی ایسا ہے؟ اللہ تعالیٰ طلوعِ فجر تک یہی فرماتے رہتے ہیں۔“

(سنن ابن ماجه : ١٣٨٨، العلل المتناهية لابن الجوزي : ٧١/٢، ح : ٩٢٢)

تبصرہ:

من گھڑت ہے، حافظ نووی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(خلاصة الأحكام : ٦١٧/١)

اس کا راوی (ابوبکر بن عبداللہ بن محمد) ابن ابی سبرہ کذاب اور وضاع ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيثَ .

''احادیث گھڑتا تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٣٠٦/٧)

دلیل نمبر ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''پندرہ شعبان کی ایک رات میری باری تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آرام فرما تھے۔ آدھی رات ہوئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا، مجھے ناگواری ہوئی، یہ عورت کی فطرت ہے، میں نے چادر اوڑھ لی، اللہ کی قسم! وہ چادر اون اور ریشم کی تھی، نہ خام ریشم کی تھی، نہ ہی ریشم کی تھی، نہ ہی ریشمی کپڑے کی تھی، جس کا تانا بانا ریشم کا ہوتا ہے، نہ روئی کی تھی، نہ ہی سنی کے کپڑے کی تھی، پوچھا گیا: وہ چادر کس چیز کی بُنی ہوئی تھی؟ فرمایا: اس کا تانا بکری کے بالوں کا اور بانا اونٹ کے بالوں سے بُنا گیا تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر ازواج کے حجروں میں تلاش کیا، وہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے، میں اپنے

حجرے میں واپس لوٹ آئی، ناگہاں آپ ﷺ پر ایک کپڑا تھا، جو زمین پر گرا ہوا تھا، آپ حالتِ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:

سَجَدَ لِلّٰهِ سَوَادِي وَخَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُوَادِي، هٰذِهِ يَدِي وَمَا جَنَيْتُهُ بِهَا عَلٰى نَفْسِي يَا عَظِيمَ رَجَاءٍ لِّكُلِّ عَظِيمٍ، اغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ.

''میرے وجود و ہستی نے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کیا، میرا دل تجھ پر ایمان لایا، یہ میرا ہاتھ اور میرے اعمال ہیں، اے بڑے کاموں کی بڑی اُمید! بڑے گناہ معاف فرما دے، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سر بہ سجود ہے، جس نے اُسے پیدا کیا اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے سوراخ بنائے۔''

''آپ ﷺ فارغ ہو کر میرے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، میرا سانس پھول چکا تھا، مجھے کیا ہوا، میں نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سانس کیوں پھول رہا ہے؟ میں نے صورتِ حال سے آگاہ کیا، آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے گھٹنوں پر پھیرنا شروع کیا اور فرمایا: ناس ہو! ان گھٹنوں کا جو اس رات عبادت نہ کر سکیں، اس رات اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر اترتے ہیں، مشرک اور اپنے مسلمان بھائی سے بغض و عداوت رکھنے والے کے سوا تمام بندوں کی بخشش فرما دیتے ہیں۔''

(النّزول للدّارقطني : ١٣٤، الدعاء للطّبراني : ٥٥٧، شعب الإيمان للبيهقي : ٣٨٣٨)

تبصرہ:

سند ''ضعیف'' ہے، سلیمان بن ابی کریمہ منکر روایات بیان کرتا ہے، امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ اسے ضعیف کہتے ہیں۔

(الجرح والتّعديل : ١٣٨/٤)

۞ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَعَامَّةُ أَحَادِيثِهِ مَنَاكِيرُ .

''اس کی اکثر احادیث منکر ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٢٦٣/٣)

۞ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُحدِّثُهُ بِمَنَاكِيرَ ، وَلَا يُتَابَعُ عَلٰى كَثِيرٍ مِّنْ حَدِيثِهِ .

''منکر روایات بیان کرتا ہے، اس کی کثیر روایات پر متابعت نہیں کی گئی۔''

(الضّعفاء الكبير : ١٣٨/٢)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَيِّنٌ ، صَاحِبُ الْمَنَاكِيرِ .

''کمزور ہے، منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔''

(المغني في الضّعفاء : ٤٤٣/١)

۞ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(مجمع الزّوائد : ١١٩/٧، ٤٣/١٠، ٨٩، ٢٥٨، ٤١٨)

لہٰذا یہ حدیث ضعیف اور نا قابل عمل ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ .

''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(العِلَل المتناهية : ٦٨/٢)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَفِي إِسْنَادِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، ضَعَّفَهُ ابْنُ عَدِيٍّ، فَقَالَ : عَامَّةُ أَحَادِيثِهٖ مَنَاكِيرُ .

''اس کی سند میں سلیمان بن ابی کریمہ ہے، امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی اکثر احادیث منکر ہوتی ہیں۔''

(التّلخيص الحبير : ٢٥٤/١)

اس حدیث کے اور طرق بھی ہیں:

١۔...... (كتاب أحاديث النّزول للدارقطني : ١٣٥، فضائل الأوقات للبيهقي : ٢٦)

سند ضعیف ہے، نضر بن کثیر ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٧١٤٧)

٢۔...... (فضائل الأوقات للبيهقي : ، العلل المتناهية : ٩١٨)

سند ضعیف ہے، سعید بن عبدالکریم کی توثیق مطلوب ہے۔

٣۔...... (شعب الإيمان للبيهقى : ٣٨٣٥)

یہ ''مرسل'' ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، علاء بن حارث کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں، اس میں ایک اور وجہ ضعف بھی ہے۔

٤ ـ...... (ميزان الاعتدال للذّهبي : ٤/ ٥٥ ، ترجمة محمد بن يحيىٰ)

سند ''ضعیف'' ہے، محمد بن یحییٰ بن اسماعیل تمیمی تمار کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْمَرْضِيِّ .

''پسندیدہ نہیں ہے۔''

(سؤالات حمزة بن يوسف السّهمي للدّارقطني : ٣١)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَتٰى بِخَبَرٍ مُّنْكَرٍ .

''اس نے (مذکورہ) منکر حدیث بیان کی ہے۔''

(ميزان الاعتدال : ٥٥/٤)

٥ـ...... (شعب الإيمان للبيهقي : ٣٨٣٧)

سند سخت ''ضعیف'' ہے، سلام طویل ''متروک'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٢٧٠٢)

سلام بن سلیمان مدائنی بھی ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٢٧٠٤)

نیز امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

٦ ـ...... (معجم الشّيوخ لأبي بكر الإسماعيلي : ١/ ٤٠٨ ، ٤٠٩)

مجہول راویوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔

٧ـ...... (العلل المتناهية لابن الجوزي : ٦٩/٢، ح : ٩١٩)

سخت ترین ضعیف ہے، عطاء بن عجلان متروک و کذاب اور وضاع ہے۔
ثابت ہوا کہ یہ روایت جمیع طرق سے ضعیف ہے۔

دلیل نمبر ③

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
''ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا۔ آپ کی تلاش میں نکلی، دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں اور سر مبارک آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں۔ بعدازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ اندیشہ محسوس کرتی ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ظلم کریں گے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایسی کوئی بات نہیں، میرا گمان تھا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے ہاں تشریف لے گئے ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ.
''اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرما کر کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ انسانوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔''

(سنن التّرمذي : ٧٣٩، سنن ابن ماجه : ١٣٨٩، مسند الإمام أحمد : ٢٣٨/٦، كتاب أحاديث النّزول للدارقطني : ١٣٠، مسند عبد بن حميد : ١٥٠٧، شعب الإيمان للبيهقي : ٣٨٢٤، العلل المتناهية لابن الجوزي : ٩١٥)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

① امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُّضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيثَ وقَالَ : يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَّحْيَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ .

''میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کو اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا، فرمایا: یحیی بن ابی کثیر نے عروہ سے اور حجاج بن ارطاۃ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سماع نہیں کیا۔''

(جامع التّرمذي، تحت الحديث : ٧٣٩)

② حجاج بن ارطاۃ جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''مدلس'' ہے۔

③ یحییٰ بن ابی کثیر ''مدلس'' ہیں، جو ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں۔

دلیل نمبر ④

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا اللَّيَالِيَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ...... .

''جس نے پانچ دن شب بیداری کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، یہ ذوالحجہ، عرفہ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی اور پندرہ شعبان کی رات ہیں۔''

(التّرغيب والتّرهيب للأصبهاني : ٣٦٧)

تبصرہ:

خانہ ساز ہے، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰی عَنْ أَبِیہٖ أَحَادِیثَ مَوْضُوعَةً .

''اپنے باپ سے موضوع احادیث بیان کی ہیں۔''

(المدخل إلی الصّحیح، ص ۱٥٤)

یہ روایت بھی اس نے اپنے باپ سے بیان کی ہے، لہٰذا موضوع (من گھڑت) ہے۔

دلیل نمبر ⑤

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَمْسُ لَیَالٍ لَّا تُرَدُّ فِیهِنَّ الدَّعْوَةُ أَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ رَّجَبَ وَلَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَیْلَةُ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةُ الْفِطْرِ وَلَیْلَةُ النَّحْرِ .

''پانچ راتوں میں دعا رد نہیں ہوتی، ان میں رجب کی پہلی رات، پندرہ شعبان کی رات، جمعہ کی رات، عیدالفطر کی رات اور عیدالاضحیٰ کی رات۔''

(تاریخ دِمَشق لابن عساکر : ۱۰/٤۰۸)

تبصرہ:

موضوع و من گھڑت ہے، ابراہیم بن ابی یحییٰ اگر اسلمی ہے، تو جمہور کے نزدیک ''ضعیف ومتروک'' ہے، اس کے استاذ ابوقعنب کے حالات وتوثیق مطلوب ہیں، نیز اس کا سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سماع بھی درکار ہے، اس میں ایک اور علت ہے۔

دلیل نمبر ⑥

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثَلاثِينَ مَرَّةً، لَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيَشْفَعُ فِي عَشَرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ كُلِّهِمْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ .

''جو پندرہ شعبان کی رات بارہ رکعات ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں تیس مرتبہ سورت اخلاص پڑھتا ہے، وہ دنیا سے نہیں جائے گا، جب تک کہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے، وہ اپنے گھرانے کے ایسے دس افراد کی سفارش کرے گا، جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٤٣۔٤٤٤، ح : ١٠١٣)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① ابو اسماعیل عبد الصمد بن محمد قنطری۔

② ابو الحسن علی بن احمد بزنانی۔

③ محمد بن جبہان۔

④ عمر بن عبد الرحیم۔

کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

⑤ بقیہ بن ولید کی تدلیس بھی ہے۔

⑥ لیث بن ابی سلیم جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''سیء الحفظ''

ہے۔اس روایت میں ایک اور خرابی ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسے موضوع (من گھڑت) کہا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِسْنَادُهُ ظُلُمَاتٌ إِلٰى بَقِيَّةَ .

''بقیہ تک اس کی سند کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔''

(تلخيص الموضوعات، ص١٨٦، ح : ٤٣٧)

دلیل نمبر ⑦

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَامَ فَصَلّٰى أَرْبَعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ جلَسَ بَعْدَ الْفَرَاغِ فَقَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَّلَقَدْ جاءَ كُم رَسُولٌ الْآيَةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهٖ سَأَلْتُ عَمَّا رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِهٖ فَقَالَ : مَنْ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتَ كَانَ لَهٗ كَعِشْرِينَ حِجَّةً مَّبْرُورَةً وَّكَصِيَامِ عِشْرِينَ سَنَةً مَّقْبُولَةً، فَإِنْ أَصْبَحَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ صَائِمًا كَانَ كَصِيَامِ سِتِّينَ سَنَةً مَّاضِيَةً وَّسَنَةٍ مُّسْتَقَبَلَةٍ .

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو پندرہ شعبان کی رات دیکھا، آپ ﷺ نے چودہ رکعات ادا کیں، فارغ ہونے کے بعد بیٹھ گئے، چودہ مرتبہ سورۃ الفاتحہ، چودہ مرتبہ سورۃ الاخلاص، چودہ بار سورۃ الفلق، چودہ مرتبہ سورۃ الناس، ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور سورۃ توبہ کی ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) نمبر آیت پڑھی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، تو میں نے اس بارے میں سوال کیا، فرمایا: جو شخص یہ عمل کرتا ہے، اسے بیس مبرور حج اور بیس سال کے مقبول روزوں کا ثواب دیا جائے گا، جو شخص پندرہ شعبان کے دن روزے کی حالت میں صبح کرے، اسے ساٹھ سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے روزوں کا ثواب ملے گا۔“

(شعب الإيمان للبيهقي : ٧/٤٢٣ـ٤٢٤، ح : ٣٥٥٩، الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٤٤ـ٤٤٥، ح : ١٠١٤)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① ابوالقاسم عبدالخالق بن علی موذن کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② ابوجعفر محمد بن بسطام قومسی۔

③ ابوجعفر احمد بن محمد بن جابر۔

④ احمد بن عبدالکریم۔

⑤ خالد حمصی۔

ان سب راویوں کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَفِي رِوَايَةٍ قَبْلَ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ مَّجْهُولُونَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''اس روایت میں عثمان بن سعید سے پہلے مجہول راویوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں، واللہ اعلم!''

(شعب الإيمان: ٧/٤٢٤)

⑥ حکم بن عتیبہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

⑦ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِبْرَاهِيْمُ النَّخْعِيُّ عَنْ عَلِيٍّ مُّرْسَلٌ.

''ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہوتی ہے۔''

(المراسيل لابن أبي حاتم، ص١٠، الرقم: ٢٣)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُشْبِهُ أَنْ يَّكُونَ هٰذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعًا، وَّهُوَ مُنْكَرٌ.

''یہ حدیث من گھڑت اور منکر معلوم ہوتی ہے۔''

(شعب الإيمان: ٧/٤٢٤)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهٰذَا مَوْضُوعٌ أَيْضاً وَّإِسْنَادُهٗ مُظْلِمٌ وَّكَانَ وَاضِعُهٗ يَكْتُبُ مِنَ الْأَسْمَاءِ مَا وَقَعَ لَهٗ وَيَذْكُرُ قَوْماً مَّا يُعْرَفُونَ.

''اسی طرح یہ روایت بھی موضوع اور اس کی سند مجہول ہے، یہ حدیث گھڑنے

والا خیالی نام لکھ دیتا تھا اور ایسے لوگ ذکر کرتا، جن کا اتہ پتہ ہی نہیں۔''

(الموضوعات : ٢/٤٤٥)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ مُظْلِمٌ وَّفِيْهِ كَذَّابٌ .

''سند مجہول ہے اور اس میں ایک جھوٹا ہے۔''

(تلخيص الموضوعات، ص ١٨٦)

دلیل نمبر:⑧

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ خَمْسِينَ رَكْعَةً قَضَى اللّٰهُ لَهٗ كُلَّ حَاجَّةٍ طَلَبَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَإِنْ كَانَ كُتِبَ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ شَقِيًّا يَّمْحُو اللّٰهُ ذٰلِكَ وَيُحَوِّلُهٗ إِلَى السَّعَادَةِ وَيَبْعَثُ إِلَيْهِ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ يَّكْتُبُونَ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَسَبْعَمِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ يَّبْنُونَ لَهُ الْقُصُورَ فِي الْجَنَّةِ .

''جو پندرہ شعبان کی رات پچاس رکعت ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر وہ ضرورت پوری کرتا ہے، جس کا وہ اس رات مطالبہ کرتا ہے، اگرچہ اسے لوح محفوظ میں بد بخت ہی کیوں نہ لکھ دیا گیا ہو، اللہ تعالیٰ اسے مٹا کر سعادت مند لکھ دیتا ہے اور اس کی نیکیاں لکھنے کے لئے سات لاکھ فرشتے مامور ہوتے ہیں اور سات لاکھ فرشتے جنت میں اس کے محلات تعمیر کرتے ہیں۔''

(ميزان الاعتدال للذّهبي : ٣/٥٦٥_٥٦٦، ترجمة : محمد بن سعيد الميلي الطّبري)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن سعید میلی طبری کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُدْرٰى مَنْ هُوَ .

''اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں؟''

(ميزان الاعتدال : ٥٦٥/٣)

لگتا ہے کہ محمد بن سعید ازرق ہے، حافظ ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَزْرَقِ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الطَّبَرِيُّ مِنْ أَهْلِ مَيْلَةَ يَضَعُ الْحَدِيثَ .

''اہل میلہ کا محمد بن سعید ازرق ابوعبداللہ طبری احادیث گھڑتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٥٥٦/٧، ترجمة : سعيد بن الأزرق)

② محمد بن عمرو بجلی کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(ميزان الاعتدال : ٥٦٥/٣، ترجمه : محمد بن سعيد الطبري)

③ شعیب بن عبدالملک کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَقَبَّحَ اللّٰهُ مَنْ وَّضَعَهٗ .

''اللہ تعالیٰ اسے گھڑنے والے کو برباد کرے۔''

(ميزان الاعتدال : ٥٦٥/٣)

دلیل نمبر:⑨

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ مَنْ صَلّٰى مِائَةَ رَكْعَةٍ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ مَا مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ إِلَّا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ كُلَّ حَاجَةٍ طَلَبَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ . قِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ اللّٰهُ جَعَلَهٗ شَقِيًّا أَيَجْعَلُهٗ سَعِيدًا قَالَ : وَالَّذِي نَفسِي بِالْحَقِّ يَا عَلِيُّ إِنْ مَكْتُوبٌ فِي اللَّوْحِ أَنَّ فلَانَ بْنَ فلَانٍ خُلِقَ شَقِيًّا، وَيَمْحُوهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَيَجْعَلُهٗ سَعِيدًا، وَيبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَّكْتُبُونَ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَيَمْحُونَ عَنْهُ السَّيِّئَاتِ وَيَرْفَعُونَ لَهُ الدَّرَجَاتِ إِلٰى رَأْسِ السَّنَةِ .

''علی! جو آدمی پندرہ شعبان کی رات سو رکعات نماز ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اخلاص دس مرتبہ پڑھتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: علی! جو آدمی یہ نماز پڑھتا ہے، تو اس رات اللہ تعالیٰ سے اپنی جس ضرورت کا مطالبہ کرے، اللہ رب العزت پوری کر دیتا ہے۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ بد بخت ہے، تو اسے خوش بخت بنا دیا جائے گا؟ فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ علی! اگرچہ لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہو کہ فلاں بن فلاں بد بخت ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے مٹا کر سعادت

مند لکھ دیں گے، اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے، جو اس کی نیکیاں لکھتے ہیں، برائیاں مٹاتے ہیں اور آخر سال تک اس کے درجات بلند کرتے ہیں۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٤٠، ح : ١٠١٠)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① فضل بن خصیب بن عباس بن نصر ابو عباس اصبہانی کے بارے میں امام ابوالشیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

وَكَانَ حَدِيثُهُ يَزِيدُ، وَذَكَرَ قَبْلُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ حَدِيثَيْنِ ثُمَّ زَادَ، وَكَانَ يَقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ كُتُبِ أَبِي مَسْعُودٍ كُلَّ مَا يُحْمَلُ إِلَيْهِ .

''اس کی احادیث اضافہ شدہ ہیں، اس نے پہلے بھی ابو کریب سے دو حدیثیں بیان کی ہیں، جن میں اضافہ کر دیا ہے، کتب ابی مسعود کی طرف منسوب کر کے ہر سنی سنائی بات بیان کر دیتا تھا۔''

(طبقات المحدّثين بإصبهان : ٥٧٢/٣)

② علی بن حسن بن یعمر سامی مصری کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُهُ كُلُّهَا بَوَاطِيلُ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ وَّهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا .

''اس کی تمام روایتیں جھوٹی اور بے اصل ہیں، نیز یہ سخت ضعیف ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٢١١/٥)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِصْرِيٌّ يَّكْذِبُ يَرْوِي عَنِ الثِّقَاتِ بَوَاطِيلَ.

''مصری جھوٹا ہے اور ثقہ راویوں سے منسوب باطل روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(سؤالات البرقاني، ص٥٣، الرقم: ٣٦٨)

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنِ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَّمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً.

''اس نے سفیان ثوری، ابن ابی ذئب، مالک بن انس اور عبداللہ بن عمر سے منسوب من گھڑت روایات بیان کی ہیں۔''

(المدخل إلى الصّحيح: ٢٠٩/١)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا نَشُكُّ أَنَّهٗ مَوْضُوعٌ، وَّجُمْهُورُ رُوَاتِهٖ فِي الطُّرُقِ الثَّلَاثَةِ مَجَاهِيلُ وَفِيهِمْ ضُعَفَاءُ بِمَرَّةٍ وَالْحَدِيثُ مَحَالٌ قَطْعًا.

''یہ حدیث بلاشبہ من گھڑت ہے، اس کی تینوں سندوں کے اکثر راوی مجہول اور بعض ضعیف ہیں، اس کا حدیث ہونا قطعاً محال ہے۔''

(الموضوعات: ٤٤٣/٢)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهُوَ بَاطِلٌ.

''باطل ہے۔''

(میزان الاعتدال : ۱۲۰/۳)

نیز فرماتے ہیں:

أَلظَّاهِرُ أَنَّهٗ مِنْ وَّضْعِ عَلِيٍّ هٰذَا .

''یہ علی بن حسن کی گھڑنتل ہے۔''

(تلخیص الموضوعات، ص۱۸۵۔۱۸٦)

دلیل نمبر:⑩

سیدنا کردوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا لَيْلَتَيِ الْعِيدِ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهٗ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ .

''جس نے عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور پندرہ شعبان کو شب بیداری کی، اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا، جس دن دل مردہ ہو جائیں گے۔''

(المعجم لابن الأعرابي : ۱۰٤۷/۳، ح : ۲۲۵۲، معرفة الصّحابة لأبي نعيم الأصبهاني : ۲٤۱٤/۵، ح : ۵۹۰۸، العلل المتناهية لابن الجوزي : ۷۱/۲۔۷۲، ح : ۹۲٤)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔

① **عیسیٰ بن ابراہیم بن طہمان قرشی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ** (تاريخ يحيي بن معين برواية الدّوري : ٤٦۲/۲) **نے** «لَيْسَ بِشَيْءٍ» **امام بخاری رحمہ اللہ** (التّاريخ الكبير : ٤۰۷/٦) **اور امام نسائی رحمہ اللہ** (الضّعفاء والمتروكون : ٤٤۸) **نے ''منکر الحدیث''**

کہا ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٢٧٢/٦)

② سلمہ بن سلیمان جزری کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَيْسَ هُوَ بِذٰلِكَ الْمَعْرُوفِ إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي الْعَوَّامِ الرَّيَاحِيُّ وَبَعْضُ مَا يَرْوِيهِ لَا يُتَابِعُهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ .

''روایت میں معروف نہیں، اس سے علی بن حرب اور ابن ابی العوام ریاحی روایت کرتے ہیں، اس کی بعض روایات کی کسی نے متابعت نہیں کی۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٣٦٤/٤ـ٣٦٥، طبع دار الكتب العلميّة)

نوٹ:

الکامل فی ضعفاء الرّجال، طبع دارالفکر سے اس کے حالات زندگی گر گئے ہیں۔

③ مروان بن سالم غفاری ابوعبداللہ جزری ''متروک'' ہے۔

④ ابن کردوس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ آفَاتٌ .

''رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث ثابت نہیں، اس میں کئی علتیں ہیں۔''

(العلل المتناهية : ٧٢/٢)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ مُّرْسَلٌ .

''منکر اور مرسل ہے۔''

(ميزان الاعتدال : ٣٠٨/٣)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ وَّهُوَ تَالِفٌ .

''اس کی سند میں مروان بن سالم ہے، جو سخت ترین ضعیف ہے۔''

(التّلخيص الحبير : ١٦١/٢)

دلیل نمبر ⑪

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا اللَّيَالِيَ الْأَرْبَعَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ وَلَيْلَةَ النَّحْرِ وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ .

''جس نے ترویہ، عرفہ، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی چار راتیں عبادت کی، اس پر جنت واجب ہوگئی۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : ٩٢/٤٣-٩٣، التّرغيب والتّرهيب لأبي القاسم الأصبهاني : ٢٤٨/١-٢٤٩، ح : ٣٧٤)

تبصرہ:

سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔

① عبدالرحمٰن بن زید عمی بصری متروک و کذاب ہے۔

② زید بن حواری عمی ضعیف ہے۔

(تقریب التّهذیب لابن حجر : ۲۱۳۱)

③ وہب بن منبہ رحمہ اللہ اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے اور وہب بن منبہ رحمہ اللہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے۔ اس روایت میں ایک اور خرابی ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حِدِيثٌ لَّا يَصِحُّ .

''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(العلل المتناهية : ۷۸/۲)

دلیل نمبر:⑪

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ أَلْفَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فِي مِائَةِ رَكْعَةٍ، لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ فِي مَنَامِهِ مِائَةَ مَلَكٍ يُّلَبُّونَ يُبَشِّرُونَهٗ بِالْجَنَّةِ وَثَلاثُونَ يُؤَمِّنُونَهٗ مِنَ النَّارِ وَثَلاثُونَ يَعْصِمُونَهٗ مِنْ أَنْ يُّخْطِىءَ وَعِشْرُونَ يَكِيدُونَ مَنْ عَادَاهُ .

''جس نے پندرہ شعبان کی شب سو رکعات میں ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی،

وہ اس وقت تک فوت نہیں ہوگا، جب تک اللہ تعالیٰ خواب میں اس کے پاس سو فرشتے نہ بھیج دے، جو اسے پکار پکار کر جنت کی خوشخبری دیں گے۔ تیس فرشتے اسے جہنم سے امان دلائیں گے، تیس اسے گناہوں سے بچائیں گے اور بیس دشمن کی فریب کاریوں سے تدبیر کریں گے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي: ٤٤٢/٢، ح: ١٠١١)

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

اس کے اکثر راویوں کے حالات زندگی نہیں مل سکے، متن موضوع ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا نَشُكُّ أَنَّهٗ مَوْضُوعٌ، وَّجُمْهُورُ رُوَاتِهٖ فِي الطُّرُقِ الثَّلَاثَةِ مَجَاهِيلُ وَفِيهِمْ ضُعَفَاءُ بِمَرَّةٍ وَالْحَدِيثُ مَحَالٌ قَطْعًا .

''یہ حدیث بلاشبہ من گھڑت ہے، اس کی تینوں سندوں کے اکثر راوی مجہول ہیں اور ان میں ضعیف بھی ہیں، لہٰذا اس کا حدیث ہونا قطعاً محال ہے۔''

(الموضوعات: ٤٤٣/٢)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهٰذَا مِنْ عَمَلِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَوْ شَيْخِهٖ، وَالْإِسْنَادُ ظُلْمَةٌ .

''یہ حسین بن ابراہیم یا اس کے شیخ کی کارروائی ہے، اس کی سند اندھیر ہے۔''

(تلخيص الموضوعات، ص ١٨٦)

حسین بن ابراہیم جورقانی ثقہ امام ہیں، اوران کا استاذ محمد بن جابر ''صدوق'' ہے، یہ ان کے بعد والوں کی کارستانی ہے۔

دلیل نمبر ⑬

.... (أخبار المكّة للفاكهي : ٨٦/٣، ٨٧، ح : ١٨٤١، اللآلي المصنوعة في أحاديث الموضوعة للسّيوطي : ٥٩/٢)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① عمرو بن ثابت کو امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ وَّلَا مَأْمُونٍ .

''ثقہ اور محفوظ نہیں ہے۔''

(تاريخ يحيى بن معين برواية الدّوري : ٤٤٠/٢)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَّرْوِي الْمَوْضُوعَاتِ عَنِ الْأَثْبَاتِ .

''ثقہ راویوں سے منسوب من گھڑت روایات بیان کرتا تھا۔''

(كتاب المجروحين : ٤٢/٢)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(المغني في الضّعفاء : ٦٢/٢)

②، ③ ابو یحییٰ اور اس کے باپ کا تعین نہیں ہو سکا۔

اس میں ایک اور بھی خرابی ہے، یوں یہ سند مظلم اور باطل ہے۔

دلیل نمبر ⑭

محمد بن علی ابو جعفر باقر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ أَلْفَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لَّمْ يَمُتْ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مِائَةَ مَلَكٍ ثَلاثُونَ يُبَشِّرُونَهٗ بِالْجَنَّةِ وَثَلَاثُونَ يُؤَمِّنُونَهٗ مِنَ النَّارِ وَثَلاثُونَ يُقَوِّمُونَهٗ أَنْ يُّخْطِئَ وَعَشْرُ أَمْلاكٍ يَّكْتُبُونَ أَعْدَاءَ هٗ .

''جو پندرہ شعبان کی شب ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے کا وظیفہ دس مرتبہ کرتا ہے، تو وہ دنیا سے نہیں جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خواب میں اس کے پاس سو فرشتے بھیج دے، تیس اسے جنت کی خوشخبری دیں گے، تیس جہنم سے امان دلائیں گے، تیس گناہوں سے بچائیں گے اور دس فرشتے اس کے دشمنوں (کے خلاف تدبیر) لکھتے ہیں۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٤٤٢/٢۔٤٤٣، ح : ١٠١٢)

تبصرہ:

سند جھوٹ ہے۔

① ابو یوسف یعقوب بن عبدالرحمٰن کے متعلق امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي حَدِيثِهٖ وَهْمٌ كَثِيرٌ .

''اس کی روایت میں بہت زیادہ وہم ہے۔''

(تاریخ بغداد : ٤٣١/١٦)

② محمد بن عبیداللہ۔

③ اوراس کے باپ عبیداللہ کا تعین نہیں ہوسکا۔

④ عمرو بن مقدام کون ہے؟ کچھ معلوم نہیں۔

⑤ علی بن عاصم ممکن ہے کہ علی بن عاصم بن صہیب واسطی ہو، جو کہ سخت مجروح ہے۔

⑥ مرسل ہے۔ابوجعفر باقر تابعی براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کررہے ہیں۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا نَشُكُّ أَنَّهٗ مَوْضُوعٌ، وَّجُمْهُورُ رُوَاتِهٖ فِي الطُّرُقِ الثَّلَاثَةِ مَجَاهِيلُ وَفِيهِمْ ضُعَفَاءُ بِمَرَّةٍ وَالْحَدِيثُ مَحَالٌ قَطْعًا .

''یہ حدیث بلاشبہ من گھڑت ہے، اس کے اکثر راوی مجہول ہیں، نیز ان میں سخت ضعیف بھی ہیں، اس کا حدیث ہونا قطعاً محال ہے۔''

(الموضوعات : ٤٤٣/٢)

دلیل نمبر ⑮

.... (فضائل رمضان لابن أبي الدنیا، الرقم : ۹)

تبصرہ:

جھوٹ ہے۔

محمد بن عبید اللہ عرزمی ابو عبد الرحمٰن کوفی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:**

تَرَکَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ يَحْيٰی .

''امام عبد اللہ بن مبارک اور امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہما اللہ **نے اسے متروک قرار دیا ہے۔''**

(التّاریخ الکبیر : ۱/۱۷۱۷)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ **نے** لَيْسَ بِشَيْءٍ **کہا ہے۔**

(تاریخ یحیی بن معین بروایة الدّوري : ۲/۵۲۹)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:**

تَرَكَ النَّاسُ حَدِيثَهٗ .

''محدثین نے اس کی حدیث ترک کر دی تھی۔''

(العلل ومعرفة الرّجال : ۱/۳۱۳)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ **نے ''متروک'' کہا ہے۔**

(تقریب التّهذیب : ٦١٠٨)

دلیل نمبر ⑯

.... الأمالي الشّجرة : ٢٧٠/١ من طريق الحسين بن علوان عن جعفر بن محمّد عن أبيه قال:

مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ (هٰذَا خَطَأٌ وَّالصَّوَابُ شَعْبَانَ) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ أَلْفَ مَرَّةٍ فِي مِائَةِ رَكْعَةٍ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى فِي مَنَامِهٖ مِائَةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ ثَلَاثِينَ يُبَشِّرُونَهٗ بِالْجَنَّةِ وَثَلَاثِينَ يُوَمِّنُونَهٗ مِنَ النَّارِ، وَثَلَاثِينَ يَعْصِمُونَهٗ أَنْ يُّخْطِئَ وَالْعَشَرَةُ الْبَاقِيَةُ يَكْتُبُونَ لَهٗ أَعْدَاءَهٗ.

''جو رمضان (یہ غلطی ہے، صحیح شعبان ہے) کی پندرھویں رات سو رکعت میں ایک ہزار مرتبہ یعنی ہر رکعت میں دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے، وہ خواب میں سو فرشتے دیکھے بغیر نہیں مرے گا، تیس اسے جنت کی خوشخبری دیں گے، تیس جہنم سے آزادی کا پروانہ اور تیس گناہوں سے بچائیں گے اور باقی دس اس کے دشمن (کے خلاف تدبیر) لکھیں گے۔''

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

حسین بن علوان کوفی بالاتفاق ''کذاب''، ''متروک'' اور ''وضاع'' ہے۔

شعبان کی پندرہویں رات کے بارے میں ابو شامہ مقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

وَلَيْسَ فِي هٰذَا بَيَانُ صَلَاةٍ مَّخْصُوصَةٍ وَّإِنَّمَا هُوَ مُشْعِرٌ

بِّفَضِيلَةِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَقِيَامُ اللَّيْلَةِ مُسْتَحَبٌّ فِي جَمِيعِ لَيَالِي السَّنَةِ وَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاجِباً فَهٰذِهِ اللَّيْلَةُ بَعْضٌ مِّنَ اللَّيَالِي الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهَا وَيُحْيِهَا وَإِنَّمَا الْمَحْذُورُ الْمُنْكَرُ تَخْصِيصُ بَعْضِ اللَّيَالِي بِصَلَاةٍ مَّخْصُوصَةٍ عَلٰى صِفَةٍ مَّخْصُوصَةٍ وَّإِظْهَارُ ذٰلِكَ عَلٰى مِثْلِ مَا ثَبَتَ مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ كَصَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدِ وَصَلَاةِ التَّرَاوِيحِ .

''اس میں خاص نماز کا ذکر نہیں، بلکہ صرف اس رات کی فضیلت کا اشارہ ہے، باقی سال بھر رات کا قیام تو مستحب ہے، جو نبی کریم ﷺ پر واجب تھا (بعد میں وجوب ختم ہو گیا تھا) یہ سال کی انہی راتوں میں سے ہے، جن میں آپ ﷺ نماز پڑھتے اور شب بیداری کرتے۔ منکر و ممنوع تو بعض نمازوں کو مخصوص صفت کے ساتھ مخصوص راتوں میں مختص کرنا اور انہیں جمعہ، عیدین اور نماز تراویح کی طرح شعائر اسلام میں سے خیال کرنا ہے۔''

(الباعث على إنكار البدع والحوادث، ص ٣٦۔٣٧)

نیز فرماتے ہیں:

قَدْ ثَبَتَ أَنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَعْنِي صَلَاتَيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ صَلَاةُ بِدْعَةٍ قَدْ كُذِبَ فِيهِمَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهِ وَكُذِبَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

بِالتَّقْدِيرِ عَلَيْهِ فِي جَزَاءِ الْأَعْمَالِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا .

''رجب اور شعبان کی دونوں نمازیں بدعت ہیں، ان میں رسول اللہ ﷺ پر وہ کچھ گھڑا گیا ہے، جو نبی کریم ﷺ کی منقول حدیث نہیں، نیز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے کہ وہ ان راتوں میں اعمال کی جزا دیتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کوئی دلیل نازل نہیں کی۔''

(الباعث على إنكار البِدَع والحوادث، ص ٥٢)

علامہ ابراہیم بن موسیٰ بن محمد شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) لکھتے ہیں:

الْتِزَامُ الْعِبَادَاتِ الْمُعَيَّنَةِ فِي أَوْقَاتٍ مُّعَيَّنَةٍ لَّمْ يُوجَدْ لَهَا ذٰلِكَ التَّعْيِينُ فِي الشَّرِيعَةِ، كَالْتِزَامِ صِيَامِ يَوْمِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَقِيَامِ لَيْلَتِهِ ....

''معین عبادات کا ایسے معین اوقات میں التزام کرنا جن کا شریعت میں کوئی تعین ثابت نہ ہو، جیسے پندرہ شعبان کے دن روزہ اور قیام اللیل کا اہتمام ہے ......۔''

(الإعتصام: ٤٦/١)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ پندرہ شعبان کی رات کے متعلق فرماتے ہیں:

وَأَمَّا مُجَرَّدُ ثُبُوتِ وُرُودِ مَا يَدُلُّ عَلٰى فَضِيلَةِ الْوَقْتِ فَلَا مُلَازَمَةَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ فِيهِ .

''کسی وقت کے بافضیلت ہونے سے اس میں نماز مشروع نہیں ہو جاتی۔''

(تحفة الذّاكرين، ص ١٤٣)

سعودی عرب کے مفتی اعظم،فقیہ،علامہ،ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لوگوں نے جو بدعات ایجاد کر رکھی ہیں،ان میں ایک پندرہ شعبان کی رات کا اجتماع اور اگلے دن بطورِ خاص روزہ رکھنا بھی ہے،اس کے جواز پر کوئی قابل اعتماد دلیل نہیں۔اس کی فضیلت میں ایسی ضعیف روایات وارد ہوئی ہیں،جن پر اعتماد جائز نہیں۔اس رات نماز کی فضیلت کے بارے میں منقول ساری روایات من گھڑت ہیں،جیسا کہ اکثر اہل علم نے اس پر خبردار کیا ہے،ان میں سے کچھ کی بحث ان شاء اللہ آگے آئے گی،اسی طرح اس ضمن میں اہل شام وغیرہم کے بعض سلف سے آثار نقل کیے گئے ہیں،جمہور علمائے کرام کا اجماع ہے کہ اس رات محفل لگانا بدعت ہے،اس کی فضیلت کے متعلق منقول تمام روایات ضعیف ہیں،جن میں بعض من گھڑت بھی ہیں۔''

(مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعة : ١/١٨٦ـ١٨٧)

مشہور عرب عالم،علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''پندرہ شعبان کی رات قیام کے تین مراتب ہیں:

پہلا مرتبہ: آدمی معمول کے مطابق نماز پڑھتا ہے،آدھی رات قیام کرنا اس کی عادت ہے،چنانچہ پندرہ شعبان کی رات کمی وبیشی کے بغیر وہی عمل کرتا ہے، اس رات کی خصوصیت کی نیت سے اضافی عبادت نہیں کرتا ہے،تو جائز ہے،یہ بدعت کے زمرے میں نہیں آتا۔

دوسرا مرتبہ: خاص اسی رات کو نماز پڑھتا ہے،عام راتوں میں اس کا معمول نہیں،یہ بدعت ہے،نبی کریم ﷺ سے منقول نہیں،آپ ﷺ نے اس کا حکم

دیا، نہ خود کیا، نہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا، اب رہی ابن ماجہ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کہ 'پندرہ شعبان کی رات قیام کریں اور اس دن روزہ رکھیں۔' تو ہم ذکر کر چکے کہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے، علامہ محمد رشید رضا مصری رحمہ اللہ نے اسے 'موضوع' کہا ہے، ایسی روایات سے شرعی حکم ثابت نہیں ہوتا، جن علما نے فضائل میں ضعیف روایت پر عمل کی رخصت دی ہے، وہ بھی چند شروط سے مقید ہے، وہ شروط اس مسئلہ میں ثابت نہیں۔ **پہلی شرط:** حدیث سخت ضعیف نہ ہو، جب کہ یہ حدیث سخت ضعیف ہے، اس کے راوی وضاع ہیں، جیسا کہ ہم علامہ محمد رشید رضا رحمہ اللہ کے حوالے سے ذکر کر چکے۔

دوسری شرط: مسئلے کی اصل ثابت ہو، کیوں کہ جب کسی مسئلے کی اصل ثابت ہو اور پھر اس کے متعلق ہلکے درجے کی کچھ ضعیف روایات بھی آ جائیں، تو وہ مذکورہ ثواب کی اُمید کے سبب اس عمل پر اُبھارتی ہیں، لیکن یقین نہیں کیا جاتا، چنانچہ اگر وہ ثابت ہے، تو عمل بھی ثابت ہوگا، اگر ثابت نہیں تو عامل کو کوئی نقصان نہیں ہوگا، کیوں کہ فعل کی اصل ثابت ہے اور یہ معلوم ہے کہ پندرہ شعبان کی رات نماز پڑھنے کے بارے میں یہ شرط متحقق نہیں، کیوں کہ اس مسئلہ کی اصل نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں، جیسا کہ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ وغیرہ نے لطائف المعارف (ص ۱۴۵) میں کہا ہے: 'اسی طرح پندرہ شعبان کی رات کا قیام نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔' اس حوالے سے علامہ محمد رشید رضا رحمہ اللہ نے کہا ہے: 'اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لیے اپنی کتاب

(یعنی قرآن مجید) نبی کریم ﷺ کی زبانی یا آپ ﷺ کی سنت سے اس رات کے حوالے سے کوئی خاص عمل بیان نہیں کیا۔ علامہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'اس رات نماز کی فضیلت میں مروی تمام روایات من گھڑت ہیں۔' خلاصہ کلام یہ ہے کہ جن بعض تابعین کرام نے یہ نماز پڑھی ہے، جیسا کہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے لطائف المعارف (ص ۱۴۴) میں کہا ہے: 'اہل شام کے بعض تابعین اس رات کی تعظیم کیا کرتے تھے اور عبادت میں مگن رہتے تھے۔' لوگوں نے ان سے اس رات کی فضیلت وعظمت کو بیان کیا ہے، کہا جاتا ہے کہ ان تک بعض اسرائیلی روایات بھی پہنچی تھیں، چنانچہ جب یہ عمل دوسرے شہروں میں مشہور ہوا تو لوگوں میں اختلاف پڑ گیا، بعض نے اسے قبول کیا اور اس کی تعظیم میں ان کی موافقت کی، لیکن اکثر علمائے حجاز نے اس کا رد کیا اور اسے بدعت قرار دیا، اس بات میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں کہ علمائے حجاز کا مسلک ہی حق ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾. (المائدة : ۳) ''آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کی اور تمہارے لئے اسلام دین پسند کیا۔'' اگر یہ نماز دین ہوتی، تو اللہ رب العزت اپنی کتاب یا نبی کریم ﷺ کے قول وفعل کے ذریعے اس کا بیان فرماتے، جب ایسا نہیں، تو معلوم ہوا کہ اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں، لہٰذا بدعت ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر بدعت گمراہی ہے۔''

تیسرا مرتبہ: اس رات میں ہر سال مخصوص نماز مخصوص تعداد میں پڑھی جائے،

چناں چہ یہ دوسرے مرتبے سے بڑھ کر بدعت اور سنت سے دوری ہے، نیز اس بارے میں منقول روایات من گھڑت ہیں۔''

(مجموع فتاویٰ ورسائل : ۳۰-۲۰/۲۸)

فائدہ:

شعبان کی پندرہویں شب خصوصی نیت سے عبادت کرنا اوراس کے دن کا روزہ رکھنا نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین وائمہ دین سے قطعاً ثابت نہیں ہے، بل کہ بعض نے اسے بدعت قرار دیا ہے، اسی طرح سو رکعات کے بارے میں ایک جھوٹی روایت آتی ہے۔ ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

وَالْعَجَبُ مِمَّنْ شَمَّ رَائِحَةَ الْعِلْمِ بِالسُّنَّةِ أَنْ يَّغْتَرَّ بِمِثْلِ هٰذَا الْهُذْيَانِ وَيُصَلِّيَهَا وَهٰذَا الصَّلَاةُ وُضِعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْأَرْبَعِمِائَةٍ وَّنَشَأَتْ فِي بَيْتِ الْمُقَدِّسِ .

''علم حدیث کی خوشبو سونگھنے والے پر تعجب ہے کہ وہ اس جیسی فضول اور لایعنی روایات سے دھوکہ کھا کر یہ نماز ادا کرتا ہے (یعنی سو رکعت نماز پڑھتا ہے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص دس بار پڑھتا ہے) یہ نماز اسلام میں چار سو سال بعد بیت المقدس میں شروع ہوئی۔''

(الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة : ٤٤٠)

حافظ نووی رحمہ اللہ نے بھی اس نماز کو ''مذموم ومنکر'' اور ''بدعت'' قرار دیا ہے۔

(خلاصة الأحكام : ٦١٦/١)

الحاصل:

شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں، ضعیف پر عمل کرنا فضائل میں بھی درست نہیں، کیونکہ فضائل بھی دین میں شامل ہیں اور ضعیف حدیث دین نہیں، دین تو صرف صحیح احادیث کا نام ہے، کسی صحابی یا کسی ثقہ تابعی سے اس رات کو خاص نیت اور اہتمام سے عبادت کرنا ثابت نہیں، جو کچھ اس بارے میں بیان کیا جاتا ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔